فیصلے پر اعتماد نہ کرے۔ **تلخیص المستدرک**' مستدرک کے ذیل میں طبع ہے۔ ۴ جلدوں میں حیدر آباد ہند سے شائع ہو چکی ہے (**بستان المحدثین**' ص ۶۹' **اصول التخریج**' ص ۱۲۶' **شرح عجالتہ النافعہ**' ص ۷۷)۔

۲۶۔ **مستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم اصفہانی** : ابو نعیم کا نام احمد بن عبداللہ ہے۔ آپ ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰ محرم ۴۳۰ کو ۹۴ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ مسلم کی احادیث کو اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اسی طرح صحیح بخاری پر بھی ان کی مستخرج ہے جس میں انھوں نے بخاری کی روایات کو بھی اپنی سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کی مشہور کتاب **حلیة الاولیا وبھجة الاصفیاء** ہے (**بستان المحدثین**' ص ۷۳)۔

۲۷۔ **سنن کبری** : یہ امام بیہقی کی تصنیف ہے۔ ان کی کنیت ابو بکر' نام احمد بن الحسین ہے۔ بیہقی بیہق کی طرف منسوب ہے۔ جو نیشاپور سے تیس کوس کے فاصلے پر چند گاؤں کا نام ہے جو آپس میں متصل ہیں' ان دیہات میں سب سے بڑا گاؤں خسرو جرد ہے جہاں بیہقی مدفون ہیں۔ ماہ شعبان ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰ جمادی الاولیٰ ۴۵۸ھ کو نیشاپور میں انتقال ہوا۔ یہ ان محدثین اور فقہا میں شامل ہیں جن کو کثرت تصانیف اور حافظہ میں امتیازی مقام حاصل ہے اور وہ اس باب میں ضرب المثل ہیں۔ سنن بیہقی پر شیخ علاء الدین علی بن عثمان ابن الترکمانی الحنفی متوفی ۷۵۰ھ نے جگہ جگہ مواخذے کیے ہیں۔ ان کی تنقید کا مجموعہ **الجوھر النقی فی الرد علی البیہقی** کے نام سے **سنن کبری** کے ذیل میں طبع ہے۔ دس ضخیم جلدوں میں دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد سے طبع ہو چکی ہے (**بستان المحدثین**)۔

۲۸۔ **کتاب معرفة السنن والاثار للبیہقی** : پہلے اس کی ۴ جلدیں طبع ہوئی تھیں۔ اب ۱۵ جلدیں جامعۃ الدراسات الاسلامیہ کراچی سے شائع ہو گئی ہیں۔

۲۹۔ **شعب الایمان للبیہقی** : سات جلدوں میں ہے اور ۱۱۲۶۹ احادیث جمع ہیں۔ ۲ جلدوں میں فہرست ہے۔ کل ۹ جلدیں ہیں۔ مکتبہ دار الباز مکۃ مکرمہ سے شائع ہو چکی ہیں۔

۳۰۔ **سنن صغیر** : یہ بھی جامعۃ الدراسات الاسلامیہ کراچی سے ۴ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ صاحب **تحفة الاحوذی** نے مقدمہ تحفہ کی ۴۱ ویں فصل میں صفحہ ۳۳۶ تا ۳۳۹ کتب حدیث کے متعدد قلمی نسخوں کا تذکرہ کر دیا ہے جو جرمنی اور دنیا کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔

حج کے ثمرات

سید ابوالاعلیٰ مودودی

ایسے مسلمان جن پر حج فرض ہے' یعنی جو کعبہ تک آنے جانے کی قدرت رکھتے ہیں' ایک دو تو ہوتے نہیں ہیں۔ ہر بستی میں ان کی اچھی خاصی تعداد ہوتی ہے۔ ہر شہر میں ہزاروں اور ہر ملک میں لاکھوں ہی ہوتے ہیں۔ اور ہر سال ان میں بہت سے لوگ حج کا ارادہ کر کے نکلتے ہیں۔ اب ذرا تصور کیجیے کہ دنیا کے کونے کونے میں جہاں جہاں بھی مسلمان بستے ہیں' حج کا موسم آنے کے ساتھ ہی کس طرح اسلام کی زندگی جاگ اٹھتی ہے' کیسی کچھ حرکت پیدا ہوتی ہے اور کتنی دیر تک رہتی ہے۔ تقریباً رمضان کے مہینے سے لے کر ذی القعدہ تک دنیا کے مختلف حصوں سے مختلف لوگ حج کی تیاریاں کر کے نکلتے ہیں اور ادھر ذی الحج کے آخر سے صفر' ربیع الاول بلکہ ربیع الثانی تک واپسیوں کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ اس چھے سات مہینے کی مدت تک گویا مسلسل تمام روئے زمین کی مسلمان آبادیوں میں ایک طرح کی دینی حرکت جاری رہتی ہے۔ جو لوگ حج کو جاتے اور حج سے واپس آتے ہیں' وہ تو دینی کیفیت میں سرشار ہوتے ہی ہیں' مگر جو نہیں جاتے ان کو بھی حاجیوں کے رخصت کرنے' ایک ایک بستی سے ان کے گزرنے' پھر واپسی پر ان کا استقبال کرنے اور ان سے حج کے حالات سننے کی وجہ سے تھوڑا یا بہت اس کیفیت کا کچھ نہ کچھ حصہ مل ہی جاتا ہے۔

پرہیزگاری اور تقویٰ کی افزایش: جب ایک حاجی حج کی نیت کرتا ہے اور اس نیت کے ساتھ ہی اس پر خوف خدا اور پرہیزگاری اور توبہ و استغفار اور نیک اخلاق کے اثرات چھانے شروع ہو جاتے ہیں' اور وہ اپنے عزیزوں' دوستوں' معاملہ داروں اور ہر قسم کے متعلقین سے اس طرح رخصت ہونا اور اپنے معاملات صاف کرنا شروع کرتا ہے کہ گویا اب یہ وہ پہلا سا شخص نہیں ہے' بلکہ خدا کی طرف لو لگ جانے کی وجہ سے اس کا دل پاک صاف ہو رہا ہے' تو اندازہ کیجیے کہ ایک حاجی کی اس حالت کا کتنے کتنے لوگوں پر اثر پڑتا ہو گا۔ اور اگر ہر سال دنیا کے مختلف حصوں میں ایک لاکھ آدمی بھی اوسطاً اس طرح حج کے لیے تیار ہوتے ہیں تو ان کی تاثیر کتنے لاکھ آدمیوں کے اخلاق تک پہنچتی ہو گی۔ پھر حاجیوں کے قافلے جہاں جہاں

سے گزرتے ہوں گے' وہاں ان کو دیکھ کر' ان سے مل کر' ان کی لبیک لبیک کی آوازیں سن کر کتنوں کے دل گرما جاتے ہوں گے' کتنوں کی توجہ اللہ کی طرف اور اللہ کے گھر کی طرف پھر جاتی ہو گی' اور کتنوں کی سوئی ہوئی روح میں حج کے شوق سے حرکت پیدا ہو جاتی ہو گی۔ پھر جب یہ لوگ اپنے مرکز سے پھر کر اپنی اپنی بستیوں کی طرف دنیا کے مختلف حصوں میں حج کی کیفیتوں کا خمار لیے ہوئے پلٹتے ہوں گے اور لوگ ان سے ملاقات کرتے ہوں گے تو ان کی زبان حال اور زبان قال سے اللہ کے گھر کا ذکر سن کر کتنے بے شمار حلقوں میں دینی جذبات تازہ ہو جاتے ہوں گے۔

عالمِ اسلام کی بیداری کا موسم: پس اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہو گا کہ جس طرح رمضان کا مہینہ تمام اسلامی دنیا میں تقویٰ کا موسم ہے' اسی طرح حج کا زمانہ تمام روئے زمین میں اسلام کی زندگی اور بیداری کا زمانہ ہے۔ اس طریقے سے شریعت بنانے والے حکیم و دانا نے ایسا بے نظیر انتظام کر دیا ہے کہ ان شاء اللہ قیامت تک اسلام کی عالم گیر تحریک مٹ نہیں سکتی۔ دنیا کے حالات خواہ کتنے ہی بگڑ جائیں اور زمانہ کتنا ہی خراب ہو جائے' مگر یہ کعبے کا مرکز' اسلامی دنیا کے جسم میں کچھ اس طرح رکھ دیا گیا ہے جیسے آدمی کے جسم میں دل ہوتا ہے۔ جب تک دل حرکت کرتا رہے' آدمی مر نہیں سکتا' چاہے بیماریوں کی وجہ سے وہ ہلنے تک کی طاقت نہ رکھتا ہو' بالکل اسی طرح دنیا کا یہ دل بھی ہر سال اس کی دور دراز رگوں تک سے خون کھینچتا رہتا ہے' اور پھر اس کو رگ رگ تک پھیلا دیتا ہے۔ جب تک اس دل کی یہ حرکت جاری ہے اور جب تک خون کے کھینچنے اور پھیلنے کا یہ سلسلہ چل رہا ہے' اس وقت تک یہ بالکل محال ہے کہ اس جسم کی زندگی ختم ہو جائے' خواہ بیماریوں سے یہ کتنا ہی زار و نزار ہو۔

وحدتِ ملت کا پرکیف نظارہ: ذرا آنکھیں بند کر کے اپنے دل میں اس نقشے کا تصور تو کیجیے کہ ادھر مشرق سے' ادھر جنوب سے' ادھر مغرب سے' ادھر شمال سے ان گنت قوموں اور بے شمار ملکوں کے لوگ ہزاروں راستوں سے ایک ہی مرکز کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ شکلیں اور صورتیں مختلف ہیں' رنگ مختلف ہیں' زبانیں مختلف ہیں' مگر مرکز کے قریب ایک خاص حد پر پہنچتے ہی سب اپنے اپنے قومی لباس اتار دیتے ہیں' اور سارے کے سارے ایک ہی طرز کا سادہ یونیفارم پہن لیتے ہیں۔ احرام کا یہ یونیفارم پہننے کے بعد علانیہ یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ سلطان عالم اور بادشاہ زمین و آسمان کی یہ فوج' جو دنیا کی ہزاروں قوموں سے بھرتی ہو کر آ رہی ہے' ایک ہی بادشاہ کی فوج ہے' ایک ہی اطاعت و بندگی کا نشان ان سب پر لگا ہوا ہے' ایک ہی وفاداری کے رشتے میں یہ سب بندھے ہوئے ہیں' اور ایک ہی دارالسلطنت کی طرف اپنے بادشاہ کے ملاحظہ میں پیش ہونے کے لیے جا رہے ہیں۔ یہ یونیفارم پہنے ہوئے سپاہی جب میقات سے آگے چلتے ہیں تو ان سب کی زبانوں سے وہی ایک نعرہ بلند ہوتا ہے: لَبَّيْكَ ' اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ' لَا شَرِيْكَ لَكَ

لَبَّیْكَ ۔ بولنے کی زبانیں سب کی مختلف ہیں' مگر نعرہ سب کا ایک ہی ہے۔ پھر جوں جوں مرکز قریب آتا جاتا ہے' دائرہ سمٹ کر چھوٹا ہوتا چلا جاتا ہے۔ مختلف ملکوں کے قافلے ملتے چلے جاتے ہیں اور سب کے سب مل کر نمازیں ایک ہی طرز پر پڑھتے ہیں۔ سب کا ایک یونیفارم' سب کا ایک امام' سب کی ایک ہی حرکت' سب کی ایک ہی زبان' سب ایک اللہ اکبر کے ہی اشارے پر اٹھتے اور بیٹھتے اور رکوع اور سجدہ کرتے ہیں' اور سب اسی ایک قرآن عربی کو پڑھتے اور سنتے ہیں۔ یوں زبانوں اور قومیتوں اور وطنوں اور نسلوں کا اختلاف ٹوٹتا ہے اور یوں خدا پرستوں کی ایک عالم گیر جماعت بنتی ہے۔

پھر جب یہ قافلے یک زبان ہو کر لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ کے نعرے بلند کرتے ہوئے چلتے ہیں' جب ہر بلندی اور ہر پستی پر یہی نعرے لگتے ہیں' جب قافلوں کے ایک دوسرے سے ملنے کے وقت دونوں طرف سے یہی صدائیں اٹھتی ہیں' جب نمازوں کے وقت اور صبح کے تڑکے میں یہی آوازیں گونجتی ہیں تو ایک عجیب فضا پیدا ہو جاتی ہے جس کے نشے میں آدمی سرشار ہو کر اپنی خودی کو بھول جاتا ہے اور اس لَبَّیْكَ کی کیفیت میں جذب ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر کعبے پہنچ کر تمام دنیا سے آئے ہوئے آدمیوں کا ایک لباس میں ایک مرکز کے گرد گھومنا' پھر سب کا ایک ساتھ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا' پھر سب کا منیٰ میں کیمپ لگانا' پھر سب کا عرفات کی طرف کوچ کرنا اور وہاں ایک امام سے خطبہ سننا' پھر سب کا مزدلفہ میں رات کو چھاؤنی ڈالنا' پھر سب کا ایک ساتھ منیٰ کی طرف پلٹنا' پھر سب کا متفق ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریوں کی چاند ماری کرنا' پھر سب کا قربانیاں کرنا' پھر سب کا ایک ساتھ کعبے کی طرف پلٹ کر طواف کرنا' پھر سب کا ایک ہی مرکز کے گرداگرد نماز پڑھنا' یہ اپنے اندر وہ کیفیت رکھتا ہے جس کی نظیر دنیا میں ناپید ہے۔

ایک مقصد' ایک مرکز پر اجتماع: دنیا بھر کی قوموں سے نکلے ہوئے لوگوں کا ایک مرکز پر اجتماع' اور وہ بھی ایسی یک دلی و یک جہتی کے ساتھ' ایسی ہم خیالی و ہم آہنگی کے ساتھ' ایسے پاک جذبات' پاک مقاصد اور پاک اعمال کے ساتھ' حقیقت میں اتنی بڑی نعمت ہے جو آدم علیہ السلام کی اولاد کو اسلام کے سوا کسی نے نہیں دی۔ دنیا کی قومیں ہمیشہ ایک دوسرے سے ملتی رہی ہیں' مگر کس طرح؟ میدان جنگ میں گلے کاٹنے کے لیے' یا صلح کانفرنسوں میں ملکوں کی تقسیم اور قوموں کے بٹوارے کے لیے' یا مجلس اقوام متحدہ میں' تاکہ ہر قوم دوسری قوم کے خلاف دھوکے' فریب' سازش اور بے ایمانیوں کے جال پھیلائے اور دوسروں کے نقصان سے اپنا فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ تمام قوموں کے عام لوگوں کا صاف دلی کے ساتھ ملنا' نیک اخلاق اور پاک خیالات کے ساتھ ملنا' محبت اور خلوص کے ساتھ ملنا' قلبی و روحانی اتحاد کے ساتھ ملنا' خیالات' اعمال اور مقاصد کی یک جہتی کے ساتھ ملنا' اور صرف ایک ہی دفعہ مل کر نہ رہ جانا' بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہر سال ایک مرکز پر اسی طرح اکٹھے ہوتے رہنا' کیا یہ نعمت اسلام کے سوا بنی نوع

انسان کو اور بھی کہیں ملتی ہے؟ دنیا میں امن قائم کرنے، قوموں کی دشمنیوں کو مٹانے اور لڑائی جھگڑوں کے بجائے محبت، دوستی اور برادری کی فضا پیدا کرنے کے لیے اس سے بہتر نسخہ کسی نے تجویز کیا ہے؟

کیا اسلام کے سوا یہ نعمتیں انسان کو کہیں اور بھی مل سکتی ہیں؟

یہ ہے وہ حج جس کے متعلق فرمایا گیا تھا کہ اسے کر کے دیکھو، اس میں تمھارے لیے کتنے منافع ہیں۔ میری زبان میں اتنی قدرت نہیں کہ اس کے سارے منافع گنا سکوں، تاہم اس کے فائدوں کا یہ ذرا سا خاکہ جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے اسی سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہے۔

ہماری قدر ناشناسی: مگر یہ سب کچھ سننے کے بعد ذرا میرے جلے دل کی کچھ باتیں بھی سن لو! تم مسلمانوں کا حال اس بچے کا سا ہے جو ہیرے کی کان میں پیدا ہوا ہے۔ ایسا بچہ جب ہر طرف ہیرے ہی ہیرے دیکھتا ہے اور پتھروں کی طرح ہیروں سے کھیلتا ہے تو ہیرے اس کی نگاہ میں ایسے ہی بے قدر ہو جاتے ہیں جیسے پتھر۔ یہی حالت تمھاری بھی ہے کہ دنیا جن نعمتوں سے محروم ہے، جن سے محروم ہو کر سخت مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھا رہی ہے اور جن کی تلاش میں حیران و سرگرداں ہے، وہ نعمتیں تم کو مفت میں بغیر کسی تلاش و جستجو کے صرف اس وجہ سے مل گئیں کہ خوش قسمتی سے تم مسلمان گھروں میں پیدا ہوئے ہو۔ وہ کلمہ توحید جو انسان کی زندگی کے تمام پیچیدہ مسئلوں کو سلجھا کر ایک صاف سیدھا راستہ بنا دیتا ہے، بچپن سے تمھارے کانوں میں پڑا۔ نماز اور روزے کے وہ کیمیا سے زیادہ قیمتی نسخے جو آدمی کو جانور سے انسان بناتے ہیں، اور انسانوں کو خدا ترس اور ایک دوسرے کا بھائی، ہمدرد اور دوست بنانے کے لیے جن سے بہتر نسخے آج تک دریافت نہیں ہو سکے ہیں، تم کو آنکھ کھولتے ہی خود بخود باپ دادا کی میراث میں مل گئے۔ زکوٰۃ کی وہ بے نظیر ترکیب جس سے محض دلوں ہی کی ناپاکی دور نہیں ہوتی، بلکہ دنیا کے مالیات کا نظام بھی درست ہو جاتا ہے، جس سے محروم ہو کر تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ دنیا کے لوگ ایک دوسرے کا منہ نوچنے لگے ہیں، تمھیں وہ اس طرح مل گئی ہے جیسے کسی حکیم حاذق کے بچے کو بغیر محنت کے وہ نسخے مل جاتے ہیں، جنھیں دوسرے لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ اسی طرح حج کا وہ عظیم الشان طریقہ بھی جس کا آج دنیا بھر میں کہیں جواب نہیں ہے، جس سے زیادہ طاقت ور ذریعہ کسی تحریک کو چار دانگ عالم میں پھیلانے اور ابد الآباد تک زندہ رکھنے کے لیے آج تک دریافت نہیں ہو سکا ہے، جس کے سوا آج دنیا میں کوئی عالم گیر طاقت ایسی موجود نہیں ہے کہ آدم کی ساری اولاد کو زمین کے گوشے گوشے سے کھینچ کر خدائے واحد کے نام پر ایک مرکز پر جمع کر دے، اور بے شمار نسلوں اور قوموں کو ایک خدا پرست، نیک نیت، خیر خواہ برادری میں پیوست کر کے رکھ دے، ہاں ایسا بے نظیر طریقہ بھی تمھیں بغیر کسی جستجو کے بنا بنایا اور صدہا برس سے چلتا ہوا مل گیا۔ مگر تم نے ان نعمتوں کی کوئی قدر نہ کی، کیونکہ آنکھ کھولتے ہی یہ تم کو اپنے گھر میں ہاتھ آ گئیں۔ اب تم ان سے بالکل اسی طرح کھیل رہے ہو جس طرح ہیرے کی کان میں پیدا ہونے والا نادان بچہ ہیروں سے کھیلتا ہے اور انھیں کنکر پتھر سمجھنے لگتا ہے۔ اپنی جہالت اور نادانی کی وجہ سے